# کانووکیشن

سیاہ چغے،وہ لمبی ڈوری
سلگتے جذبوں کی وہ تجوری
سپاس نامے پہ نام کس کا؟
اٹکتا لہجہ ہے جام جس کا
وہ جس کا بستہ کتاب بوجھل
وہ جس کی ہستی شباب بوجھل
وہ جس کی آنکھیں سراب بانٹیں
صباحتوں کے حباب بانٹیں
نکلتا گھر سے تو حسرتوں میں
تھکا ہوا جب وہ گھر کو آتا تو ظلمتوں میں
اٹھائے پھرتا حسین خوابوں کی ایک دنیا
رہا وہ باغی تھا نیند کا بھی
کہ رات ہوتی تو سو نہ پاتا
جو خواب میں تھا سماں،حقیقت میں ہو نہ پاتا
جنابِ عالی، حضورِ والی وہ جس کا تکیہ کلام ہوتا
وہ سب کو چوٹی سلام کرتا، نہ اُس کو چوٹی سلام ہوتا
عجب ہیں جذبات آج اُس کے۔۔
لباس اُجلے، یہ محفلِ رنگ
مرے مکاں کے مکیں بھی ہیں سنگ
وہ میری اماں، عجب تفاخر نگہ میں رکھے
جھکائے کاندھے وہ میرے ابا،دبائیں خوشیاں

مطیعِ ذیشاں بطورِ عصیاں

کہ آج خالی ہیں اُن کی آنکھیں

اور اتنی خالی کہ بس خوشی کو سمیٹے جائیں

نہ ان کے چہرے پہ کوئی اُلجھن، نہیں رواں کوئی سیلِ ترحم

یہ سوچتا ہے۔۔کہ سرخ قالیں مرے لیے ہیں؟

مرے قدم سے یہ سرخ قالیں، کُچیل مٹی سے بھر نہ جائیں

غلط کہے سے مروتوں کے حسین جھرمٹ بکھر نہ جائیں

وہ میرے رہبر۔۔وہ میر محفل کچھ ایسے مجھ کو وہ دیکھتے ہیں

بڑے تحقق سے کھوجتے ہیں

تنی ہوئی سی بھنووُں میں چھُپتی ہوئی تمنا

امیدِ پیہم سے ٹمٹماتی ہوئی ثریا

سلامِ الفت سبھی کو میرا۔۔

اگر تصور ہیں وہ تو تصویر ان کی میں ہوں

اگر قدر گر ہیں وہ تو تقدیر ان کی میں ہوں

دہر میں جادوگری کا دعوٰی میں پھر سحر ہوں

غلاف شب کا اگر ہیں وہ تو میں اک پہر ہوں

خوشی سے تالی کو پیٹے جائیں

کئی اُمنگیں گھسیٹے جائیں

بلا رہے منچ پہ مجھے وہ

سپاس نامہ سنایا جائے

وہ ٹکڑا کاغذ کا آج مجھ کو تھمایا جائے

یہ ٹکڑا میری ریاضتوں کا بدل نہیں ہے

حصولِ منزل نصیب ہو تو

فنونِ رعنا کیے جو حاصل

انہیں یوں بے مول عہد و پیماں میں تول دینا نہیں ہے آساں

نہیں یہ ٹکڑا دلیل میرے علوم و فن کی

کہاں ہے اس پر کوئی بھی تحسین میرے من کی

جو میں نے جانا جو میں نے سمجھا یہی ہے وہ بس

کہ مجھ سا دوجا زمیں پہ بستا کہیں نہیں بس